مسلمانوں اور غیر مسلموں سے دوستانہ مراسم کے اُصول وضوابط شریعت اسلامی کی روشنی میں

Rules of Friendship toMuslim and Non-Muslim according to Sharia

محمد انیس خان[i] ڈاکٹر آفتاب احمد[ii]

Abstract

This paper describes journal concept of "friendship"approach of a common Muslim not only to Muslim community but to other community as well.

In this developed age the importance of friendship and relationship has increased.It is a source of advancement because the world has become a global village and the remote areas are now close to each other. Now a days each and every one (mean country) try to take the charge of the whole world (economically). In this respect to some extent they forgit the meaning of "Friendship and Relationship "which is totally against the religious rules. Islam is a comprehensive religion and gives full stress on those rules according to which there is no difference between Muslim and Non-Muslim minorities.

***Key Words**: Friendship, community, Islam*

آج کل کے اس ترقی یافتہ دور میں " دوستی اور تعلقات" کے عنوان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ دوستی اور تعلقات کی پالیسی سے نہ صرف کسی مذہب بلکہ ملک کی ترقی کا بہ خوبی اندازا لگایا جا سکتا ہے۔ دین اسلام وہ واحد دین ہے جس کے قوانین نہ صرف ماضی میں کارآمد تھے بلکہ حال کے ساتھ ساتھ مستقبل میں بھی ترقی کے ضامن ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام نے دوستی اور تعلقات کی موضوع کو وسیع مفہوم میں بیان کیا ہے۔

[i] پی ایچ ڈی سکالر، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ، پاکستان

[ii] اسسٹنٹ پروفیسر شہید بینظیر بھٹو یونیورسٹی، شیرینگل اپر دیر

دوستی اور تعلقات کا لغوی معنیٰ

عربی لغت میں دوستی کے لئے صِداقة یامَوَدَة وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں[1]۔جب کہ تعلقات کے لئے قرابة، نسب وغیرہ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں[2]۔

انگریزی لغت میں لفظ ''دوستی'' کے لئے "Friendship" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جس کی ایک معانی ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ یا مختلف اداروں یا ممالک کے درمیان دوستی ہو سکتی ہے[3]۔

جب کہ تعلقات کے لیے "Relationship" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معانی روابط قائم کرنا یا کسی ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ تعلق ہو سکتا ہے[4]۔

دوستی اور تعلقات کا اصطلاحی معنیٰ

لغت کے ساتھ ساتھ اصطلاحی طور پر بھی دوستی اور تعلقات کے الفاظ وسیع مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ یا ایک ملک کا دوسرے ملک کے ساتھ تعلق ہو،اس سے مراد لیا جاتا ہے۔دوست عام طور پر خیر خواہ یا محبوب کی اصطلاح میں استعمال ہوتا ہے جب کہ تعلق، تعلقات کی واحد،واسطے،مراسم یا عزیزداریاں، کی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے[5]۔دوسری طرف اگر دوستی اور تعلقات سے دوستانہ سیاسی اتحاد مراد لیا جائے تو اس سے مراد دو یا دو سے زائد ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات یا ایک برادری کے مفادات ہو سکتے ہیں[6]۔

دوستی یا تعلقات کا تصور شریعت اسلامی کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دوستی اور تعلقات کے عنوان کو وسیع مفہوم میں بیان فرمایا ہے جو نہ صرف ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ تعلق بلکہ غیر مسلموں یا دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کو بھی واضح کر دیتا ہے۔ذیل میں دوستی اور تعلق سے ملحقہ چند ضروری قوانین کا ذکر کیا جاتا ہے۔

أ- مومن سے دوستی رکھنے کی ترغیب

دوستی اور تعلقات کے سلسلے میں دین اسلام ہر پہلو کا واضح تصور پیش کرتا ہے۔معاشرے

کے ہر فرد کے ساتھ تعلق کو اس ضمرے میں شمار کیا گیا ہے۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں مومن لوگوں کو بہتر مخلوق مانا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية[7]

"اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔"

لہذا مومن لوگوں کو تمام مخلوقات میں اُونچا مقام دیا گیا ہے کیونکہ مومنین کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور[8]

"جو لوگ ایمان لائے ان کا دوست اللہ ہے کہ اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے۔"

دوسری طرف مومن سے دوستی رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک اعظیم اجر دینے کا وعدہ کیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ومن يتول الله ورسوله والذين امنوا فان حزب الله هم الغالبون[9]

"اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبرؐ اور مومنوں سے دوستی کرے گا تو وہ اللہ کی جماعت میں داخل ہو گا اور وہ (اللہ کی جماعت) ہی غلبہ پانے والی ہے۔"

لہذا قرآن مومن لوگوں کے ساتھ دوستی رکھنے اور تعلقات قائم رکھنے کو اولین ترجیح دیتا ہے۔

ب- منافق سے دوستی سے اجتناب کرنا

معاشرے میں اچھائی کے ساتھ ساتھ بُرائی کا تصور بھی پایا جا سکتا ہے۔ہر زمانے میں موسیٰ کے ساتھ معاشرے میں فرعون بھی پایا گیا ہے لہذا قرآن پاک میں اُس پہلو کی نشاندہی بھی ملتی ہے۔اُن پہلوؤں میں ایک پہلو یا ایک کردار منافق کا بھی ہوتا ہے۔اس سلسلے میں قرآن منافقین سے دوستی رکھنے کے حوالے سے کئی پہلوؤں کی وضاحت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کو حکم دیتا ہے کہ منافقین کی ظاہری اعمال پر نگاہ رکھو تاکہ دھوکہ نہ دے سکیں۔

واذا رايتهم تعجبك احسامهم وان يقولوا تسمع لقولهم كانهم خشب مسندة يحسبون كل صيحة عليهم هم العدو فاحذرهم قاتلهم الله انى يؤفكون[10]

اور جب تم ان (کے خوش نما جسم) کو دیکھتے ہو تو اُن کے جسم تمہیں کیا ہی اچھے معلوم ہوتے ہیں۔اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو اُن کی تقریر کو توجہ سے سنتے ہو گویا لکڑیاں ہیں جو دیواروں سے لگائی ہیں (بزدل ایسے

کہ)ہر سخت آواز کو سمجھیں کہ ان پر آفت آئی۔ یہ تمھارے دشمن ہیں ان سے بے خوف نہ رہنا۔ اللہ ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے جاتے ہیں

معاشرے کے دوسرے افراد کو نقصان سے بچانے اور معاشرے کو ترقی کی طرف گامزن رکھنے کے لئیے شریعت اسلامی کی رو سے وہ منافق جس کی موت کفر اور نفاق پر ہوئی ہو، اُسکی نماز جنازہ پڑھانے کی ممانعت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون[11]

اور اے پیغمبر ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی آپؐ اس کے نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر جا کر کھڑے ہوں یہ اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے رہے اور مرے بھی تو نافرمان ہی مرے۔

دوسری طرف وہ منافق جس کو کفر اور نفاق کی حالت میں موت واقع ہوئی ہو، اُس کے حق میں مغفرت کے لئیے دعا مانگنے سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم ذلك بانهم كفروا بالله ورسوله والله لا يهدي القوم الفاسقين[12]

آپ ان کے لئیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں (بات ایک ہے) اگر ان کے لئیے ستر دفعہ بھی بخشش مانگیں گے تو بھی اللہ ان کو نہیں بخشے گا یہ اس لئیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

لہذا ان منافقین کے لئیے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے[13]۔ جو نہ صرف معاشرے میں موجود لوگوں کے لئیے عبرت بلکہ معاشرے کو اس قسم کے لوگوں سے پاک رکھنے کی طرف نشاندہی کرتی ہے۔

ت- جاہل لوگوں کے ساتھ دوستی کی ممانعت

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ معاشرے میں دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ جاہل لوگوں کے ساتھ تعلقات کے موضوع کو بھی ایک وسیع مفہوم میں بیان کرتا ہے۔ شریعت اسلام جاہل اور ہٹ دھرم لوگوں کی صحبت سے دور رہنے اور بے ہودہ گفتگو سے اجتناب کا درس دیتا ہے۔ معاشرے میں نیک کاموں کی انجام دہی کے ساتھ جاہلوں لوگوں سے کنارہ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين[14]

عفوودر گزر اختیار کرو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کرلو۔

دین اسلام جاہل لوگوں کے ساتھ ہر موضوع کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کی تلقین کرتا ہے اور ان کی تلخیوں کا جواب دینے کے موقعہ پر امن اور سلامتی کے دامن کو تھامنے کا درس دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما[15]

اور اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔

امن اور سلامتی کے اس پیغام کو اللہ تعالیٰ مومن لوگوں کی شرافت کی گواہی دے کر فرماتے ہیں:

"اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب اُن کا بے ہودہ چیزوں کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہو تو شرافت سے گزرتے ہیں[16]۔"

الغرض دین اسلام معاشرے کی ذمہ داریوں کو اُجاگر کرتے ہوئے ہر پہلو کو نہایت خوش اسلوبی سے بیان کرتا ہے۔

ث- دوستی میں احتیاط برتنا

اسلام معاشرے میں موجود برائیوں کو خوش اسلوبی سے ختم کرنے کی پالیسی کو بیان کرتے ہوئے یہ اُصول بھی بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ دوستی اختیار کرنے میں احتیاط کے اُصولوں کو مد نظر رکھا جائے۔ ان اصولوں میں پہلا اُصول شاتم رسول ﷺ کے ساتھ تعلقات کا بیان کیا گیا ہے۔ لہذا شاتم رسول کا تعلق جس مذہب (یہودی، عیسائی یا اسلام وغیرہ) یا جس قبیلے سے بھی ہو اُن کے ساتھ دوستی رکھنے کی ممانعت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا اباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشيرتهم اولئك كتب في قلوبهم الايمان وايدهم بروح منه ويدخلهم جنات تجري من تحتها الانهار خالدين فيها رضي الله عنهم ورضوا عنه اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون[17]

جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔ خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے۔ اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ خدا ان سے

خوش اور وہ خدا سے خوش۔ یہی گروہ خدا کا لشکر ہے۔(اور) سن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔

لہذا بری صحبت انسان کو برائی کی طرف لیکر جاتی ہے اور دین اسلام ہر قسم کی بُری صحبت کی مکمل مذمت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فان حاجوك فقل اسلمت وجهي لله ومن اتبعن وقل للذين اوتوا الكتاب والاميين ااسلمتم فان اسلموا فقد اهتدوا وان تولوا فانما عليك البلاغ والله بصير بالعباد[18]

اے پیغمبر اگر یہ لوگ تم سے جھگڑنے لگیں تو کہنا کہ میں اور میرے پیرو تو خدا کے فرمانبردار ہو چکے اور اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے کہو کہ کیا تم بھی (خدا کے فرمانبردار بنتے ہو) اور اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بے شک ہدایت پالیں اور اگر تمھارا کہانہ مانیں تو تمھارا کام صرف خدا کا پیغام پہنچانہ ہے اور خدا اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

دوسری طرف قرآن نے بُری صحبت میں بیٹھنے والوں کو شیطان کے زمرے میں شمار کیا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

ایک فریق کو تو اُس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی۔ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنالیا اور سمجھتے یہ ہیں کہ ہدایت یاب ہیں[19]۔

لہذا مومنوں کو یہ خصوصی ہدایت کی گئی ہے کہ ہر کام باہم مشورے سے کرنا چاہئیے[20]۔الغرض دین اسلام دوستی اور تعلقات کے موضوع کو نہایت عمدہ اور وسیع مفہوم میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

ج- دوستی باہم متقین بروز قیامت

دوستی اور تعلقات کے موضوع کو مزید وسعت دے کر دین اسلام یہ اُصول بھی بیان کرتا ہے کہ روز قیامت کے دن مشرکین اپنے جھوٹے معبودوں کے بے وقعت ہونے کو خود تسلیم کریں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ويوم نحشرهم جميعا ثم نقول للذين اشركوا اين شركاؤكم الذين كنتم تزعمون[21]

اور جس دن ہم سب لوگوں کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے پوچھیں گے کہ آج وہ تمھارے شریک کہاں ہیں جن کا تمہیں دعویٰ تھا؟

لہذا قیامت کے دن ان لوگوں کو ذلیل کیا جائے گا اور ان سے اِن کے معبودوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

> پھر وہ ان کو قیامت کے دن بھی ذلیل کرے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ آج کافروں کی رسوائی اور برائی ہے[22]۔

الغرض قیامت کے دن مومن لوگوں کے لئیے خوشخبری سنائی گئی ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں کے لئے عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

ح- اہل کتاب کے ساتھ تعلقات رکھنا

دین اسلام دوستی اور تعلقات کی مد میں اہل کتاب کے ساتھ روابط قائم کرنے کے بارے میں بھی احکامات کو بیان کرتا ہے۔ اہل کتاب کے سلسلے میں دین اسلام کا پہلا اُصول قرآن میں یہ بیان ہوا ہے کہ اہل کتاب کے پاک دامن خواتین کے ساتھ جو دین پر قائم ہوں، کے ساتھ شادی ہو سکتی ہے جب کہ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات کے ساتھ ان کے پاکیزہ (حلال) کھانوں کے استعمال کی اجازت بھی دے دی گئی ہے:

> اليوم احل لكم الطيبات وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم وطعامكم حل لهم والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم اذا اتيتموهن اجورهن محصنين غير مسافحين ولا متخذي اخدان ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو في الاخرة من الخاسرين[23]

> آج تمہارے لیے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا بھی تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے اور پاک دامن مومن عورتیں اور پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی (حلال ہیں) جبکہ ان کا مہر دے دو۔ اور ان سے عفت قائم رکھنی مقصود ہو نہ کھلی بدکاری کرنی اور نہ چھپی دوستی کرنی اور جو شخص ایمان سے منکر ہوا اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔

دوسری طرف تعلقات اور دوستی کی مزید وضاحت بیان کرتے ہوئے دین اسلام اس بات کی بھی بھرپور تاکید کرتا ہے کہ دین اسلام کے خلاف جنگ نہ کرنے والوں کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا معاملہ اختیار کرنا چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبروهم وتقسطوا اليهم ان الله يحب المقسطين[24]

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔ خدا تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

لہٰذا دین اسلام غیر مسلموں کے ساتھ بھلائی اور انصاف کے اُصولوں کے مطابق روابط اختیار کرنے کی مکمل تاکید کرتا ہے۔ چاہے وہ جان کی امان کی بات ہو[25] یا غیر مسلموں کے اسلامی مملکت میں پرامن رہنے پر حفاظت کی یقین دہانی ہو[26] یا اسی طرح غیر مسلموں کی گواہی قبول کرنے کی بات ہو[27] دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کرتا ہے۔ کیونکہ تمام اہل کتاب ایک جیسے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولو انهم اقاموا التوراة والانجيل وما انزل اليهم من ربهم لاكلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم منهم امة مقتصدة وكثير منهم ساء ما يعملون[28]

"اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو (اور دوسری کتابیں) ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئیں ان کو قائم رکھتے تو (اُن کے لئیے رزق اوپر سے برستا اور نیچے سے اُبلتا) ان میں کچھ لوگ راست رو ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے اعمال بُرے ہیں۔"

اسلامی قوانین یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں اور گرجوں کے تقدس کو بھی مساجد کے تقدس کی مانند تصور کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا ربنا الله ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبيع وصلوات ومساجد يذكر فيها اسم الله كثيرا ولينصرن الله من ينصره ان الله لقوي عزيز[29]

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا) ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں اللہ کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے گرائی جاچکی ہوتیں۔ اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی مدد ضرور کرتا ہے۔ بے شک اللہ توانا اور غالب ہے۔"

الغرض ان تمام قوانین کو اگر قرآن کے تعلیمات کے مطابق ایک قانون میں بیان کرنا مقصد ہو تو قرآن تحفظ عزت نفس اور احترام آدمیت کے اُصول کو اُجاگر کرکے دوستی اور تعلقات کے موضوع کو بیان کرتا ہے[30]۔

نتائج

موجودہ دور میں سیاسی اقتدار کے حصول کے لئیے دنیا میں جہاں ایک طرف بادشاہی تخت پر بیٹھنے کے لیے مختلف کوششیں کی جارہی ہیں وہاں پر اپنے معاشی حالات کو بہتر کرنے کے لئیے ایک ملک دوسرے ملک پر ناجائز قبضہ اور وہاں پر معمول کے حالات کو خراب کرنے کی دوڑ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ لہذا ایک طرف دوستی اور تعلقات کے دعوے کیے جارہے ہیں تو دوسری طرف آستین کے سانپ کی طرح کردار نبھائے جارہے ہیں۔ لیکن دین اسلام اس طرح کے تعلقات کی مکمل مذمت کرتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو دین اسلام نے دوستی اور تعلقات کے رشتے کو وسیع مفہوم میں پیش کرتا ہے۔ آج کل کے دور میں وہی قوم کامیابی اور کامرانی کے مقام پر پہنچ سکتی ہے جو اپنے سیاسی ،سماجی، معاشی اور معاشرتی اُصولوں کو اپنے مذہب کے قوانین کے مطابق انجام دیں۔ دین اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو ان اُصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے معاشرتی اُصولوں میں دوستی اور تعلقات کے طریقہ کار کی مکمل وضاحت بیان کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام کا قانون مساوات اور انصاف کے اُصول پر قائم ہے۔ ان اُصولوں سے ہر گز یہ مطلب نہ لیا جائے کہ اسلام دوسرے مذاہب چاہے وہ سامی ہو یا غیر سامی، اُن کے حق پر ڈاکہ مارتا ہے بلکہ دوستی اور تعلقات کو عام حالات کے مطابق بیان کرکے معاشرے میں بُرائی اور شرک کی ممانعت بیان کرتا ہے تاکہ نہ صرف ملک بلکہ تمام دنیا میں امن اور سلامتی کی فضا قائم رہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 ڈاکٹر رمزی منیر البعلبکی، المورد الحدیث: ۴۷۰دار العلم للملایین، الطابق الثانی، بیروت ۲۰۰۹ء

2 علامہ ابن منظور لسان العرب ۱۱: ۸۲، دار احیا التراث العربی بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء

3 *The Oxford English Dictionary, Second Edition ,Clarendon press oxford,1989,Vol ,vi,page,194.*

4 *The Oxford English Dictionary, Second Edition ,Vol ,xiii,page,549*

5 فیروزالدین، فیروزاللغات: ۳۶۳، ۶۲۷ فیروزاینڈ سنز لمٹیڈ، کراچی، ۱۹۶۴ء

6 یاسر جواد، عالمی انسائیکلوپیڈیا: ۹۲۷، الفیصل ناشران وتاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور ۲۰۰۹ء

7 سورہ البینہ ۹۸: ۷

8 سورہ البقرہ ۲: ۲۵۷

9 سورہ المائدہ ۵: ۵۶

10 سورہ المنافقون ۶۵: ۴

11 سورہ التوبہ ۹: ۸۴

12 سورہ التوبہ ۹: ۸۰

13 سورہ النساء ۴: ۱۳۸

14 سورہ الاعراف ۷: ۱۹۹

15 سورہ الفرقان ۲۵: ۶۳

16 سورہ الفرقان ۲۵: ۷۲

17 سورہ المجادلہ ۵۸: ۲۲

18 سورہ ال عمران ۳: ۲۰

19 سورہ الاعراف ۷: ۳۰

20 سورہ الشوری ۴۲: ۳۸

21 سورہ الانعام ۶: ۲۲

22 سورہ النحل ۱۶: ۲۷

23 سورہ المائدہ ۵: ۵

24 سورہ الممتحنہ ۶۰: ۸

25 سورہ التوبہ ۹: ۶

26 سورہ التوبہ ۹: ۲۹

27 سورہ التوبہ ۹: ۹- ۲۹

28 سورہ المائدہ ۵: ۶۶

29 سورہ الحج ۲۲: ۴۰

30 سورہ النساء ۴: ۲۴